کیا آپ کو خوش بختی کی تلاش ہے؟

تالیف:

ڈاکٹر صالح بن عبد العزیز سندی

پروفیسر جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ

ترجمہ:

شفاء اللہ الیاس تیمی

جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ

نظر ثانی:

سیف الرحمن حفظ الرحمن تیمی

ریسرچ اسکالر جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا آپ کو خوش بختی کی تلاش ہے؟

سعادت ایسے مقصد و مرام کا نام ہے جس کی تکمیل کے لیے روئے زمین کے تمام بندے کوشش کرتے ہیں، علماء اور جہلاء تمام لوگ اس کو حاصل کرنے کے اسباب کی تلاش و جستجو کے حریص و خواہاں رہے ہیں، اور ایسی چیز کے انکشاف میں اپنے آپ کو تھکاتے رہے ہیں جو ان کی تنگی، رنج و غم اور بد بختی کے اثرات کو دور کر سکے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کی پیش کردہ تجویزات ان کی چاہت و تمنا کو پورا کرنے میں ناکام رہیں، وہ سعادت حاصل کرنے کے لئے ہر ممکن سبب اختیار کرتے ہیں جیسے لہو و لعب اور سامان تفریح وغیرہ، اور کبھی کبھار انہیں لذت مل بھی جاتی ہے، لیکن وہ وقتی لذت ہوتی ہے، بہت جلد ہی انہیں ہوش آتا ہے اور وہ اپنے دل میں ایسی چیز محسوس کرتے ہیں جو ان کی زندگی کے چشمہ صافی کو مکدر کر دیتی ہے۔

یہ کلمات جو آپ کے سامنے ہیں ممکن ہے کہ یہ آپ کے لیے حقیقی سعادت و خوش بختی کے دروازہ وا کر دیں، اور آپ کو نفسیاتی راحت اور اطمینانِ کامل سے بہرہ ور کریں۔

قبل اس کے کہ آپ ان کلمات کو پورا کریں، میں چاہتا ہوں کہ آپ تھوڑی دیر ٹھہر کر اپنے نفس کا محاسبہ کریں اور ان کلمات کے لئے اپنے دل و دماغ کو کھولنے کی کوشش کریں، کیونکہعقلمند و دانا شخص وہی ہے جو حقیقت کی تلاش کرتا ہے، خواہ اس کا قائل جو بھی ہو۔

خواہشاتِ نفس سے دور رہنے والا کوئی بھی انسان اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ دائمی سعادت اس اللہ پر ایمان رکھنے میں ہے جس نے مخلوقات کو پیدا کیا اور اس کے طریقے پر چلنے میں ہے، اس لئے کہ اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے لوگوں کی تخلیق کی اور وہی اس بات کو جاننے والا ہے کہ کون سے چیز ان کی سعادت کا سبب ہے اور کون سی چیز انہیں بد بختی کی طرف لے جا سکتی ہے اور کون سی چیز انہیں نفع و نقصان دے سکتی ہے۔

بہت سے ماہرِ نفسیات نے یہ تسلیم کیا ہے کہ دیندار انسان ہیایسی زندگی گزارتا ہے جو سعادت اور سکون سے معمور ہو۔

جب اللہ پر ایمان لانے سے ہی سعادت و خوش بختی ممکن ہے تو اس تک رسائی کیسے حاصل کی جا سکتی ہے؟

یقینامختلف مذاہب اور نوع بنوع کے عقائد پائے جاتے ہیں،اور ان مذاہب وعقائد میں غور کرنے والا یہ محسوس کرتاہے کہ ان مذاہب کے مابین اختلافات کی جڑیں مضبوط ہیں،اور کسی بھی صورت میں ان تمام مذاہب وعقائد کا بر حق ہونا ممکن نہیں،تو آخران میں سے کون سادین درست ہے ؟

اور اللہ کس عقیدے کو پسند کرتااور یہ چاہتاہے کہ ہم اس عقیدے کواختیار کریں؟

اور کون ساعقیدہ ہے جو ہمیں دنیاوآخرت میں سعادت وخوش بختی کی ضمانت دیتاہے ؟

ان تمام سوالات کے جوابات سے قبل ایک ایسی صحیح بنیاد کا قیام ضروری ہے جس کی روشنی میں دینِ صحیح کے درست انتخاب کی طرف چلاجاسکے، کیونکہ میرا یہ حتمی عقیدہ ہے کہ تمام دانشمند حضرات اس بات پر متفق ہیں کہ کسی خاص دین پر انسان کا نشو نما پانااوراس کے والدین اور معاشرہ کااس دین پر کاربند رہنااس بات کی دلیل نہیں ہے کہ وہ دین بر حق ہے،جب تک کہ اس کے تشفی بخش دلائل سامنے نہ آجائیں،اوراس سے عقل وشعور کواطمینان ویقین حاصل نہ ہوجائے۔

جب عقل انسان اور حیوان کے مابین فرق کرنے والی چیز ہے تو صاحبِ خرد کے لیے ضروری ہے کہ وہ عقل کو ایسے معاملے میں غور غوض کرنے کے لئے استعمال کرے جو سب سے اہم اور بہت زیادہ سنگین ہے۔

عالمِ ادیان کا مختصر سفر اور ان ادیان کے عقائد کی سیر و تفریح، ممکن ہے کہ متوقع جواب تک رسائی کے لیے مفید وسیلہ ثابت ہو۔

آپ کے وقت اور محنت کو بچاتے ہوئے میں مکمل اعتماد اور شفقت کے ساتھ کہتا ہوں کہ جتنی چاہیں آپ بحث و تحقیق کرلیں،ایک ہی حقیقت تک آپ کی رسائی ہوگی،اوروہ حقیقت یہ ہے کہ دینِ حق اسلام ہے،اور حقیقی سعادت بھی اسلام میں مضمر ہے۔

ان باتوں کو مکمل پڑھے بغیراس کی تردید میں عجلت کرنے سے قبل آپ سمجھ لیں کہ اس کو مکمل پڑھنے سے آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا بلکہ عین ممکن ہے کہ اس سے آپ کو کوئی ناکوئی فائدہ ضرور حاصل ہو۔

ان تمام باتوں سے قبل آپ ایک صاحب عقل انسان ہیں، عقل کی روشنی میں آپ چیزوں میں فرق کر سکتے ہیں اور صحیح، غلط کو پرکھ سکتے ہیں۔

اسلام ہی دین برحق کیوں ہے؟

یہ ایسا سوال ہے جو قاری کے ذہن میں آسکتا ہے، سوال اچھا اور اہم بھی ہے، اور یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ سوال کرنے والا پختہ عقل اور روشن فکر کا مالک ہے۔

اس سوال کے جواب کے طور پر میں یہ کہوں گا کہ دین اسلام ہی ایسا دین ہے جس کے اندر ایسی خصوصیات اور خوبیاں یکجا ہیں جو کسی دوسرے مذہب میں نہیں پائی جاتیں، اور اس سے مراد وہ تشفی بخش دلائل ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ دین برحق اور منزّل من اللہ ہے، گہرائی و سنجیدگی کے ساتھ ان خصائص میں غور وفکر کر کے ان کے سچے اور جھوٹے ہونے کا پتا لگایا جاسکتا ہے۔

اسلام کے خوبیاں اور خصوصیات اتنی زیادہ ہیں کہ جنہیں چند کلمات میں شمار کرنا مشکل ہے، لیکن ان خوبیوں کو آنے والے سطور میں اختصار کے ساتھ ذکر کیا جاسکتا ہے:

۱-اسلام کی ایک عظیم خوبی یہ ہے کہ وہ انسان کے روحانی گوشے کو سیراب کرتا اور اسے غذا فراہم کرتا ہے، اور اپنے ماننے والوں کا رشتہ ہمیشہ اللہ سے جوڑتا ہے، جس کے نتیجے میں اسلام اسے نفسانی سکون وراحت عطا کرتا ہے، اور بدنظمی، بربادی، روحانی خلا اور نفسیاتی پریشانیوں سے بچاتا ہے۔

۲-اسی طرح اسلام کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ اسلام عقل سے مکمل طور پر موافق ہے، چنانچہ اسلام کے تمام احکام و قوانین عقلی ناحیے سے قابل قبول ہیں، کبھی بھی ان احکام و قوانین کے مابین تضاد نہیں ہو سکتا، اسی لیے جب ایک شخص حلقہ بگوش اسلام ہوا تو اس سے پوچھا گیا کہ تم نے اسلام کیوں قبول کیا؟ تو اس نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ اسلام نے کوئی ایسا حکم نہیں دیا جس کے بارے میں عقل یہ کہے کہ کاش اسلام میں اس کا حکم نہیں ہوتا اور کسی ایسی چیز سے نہیں روکا جس کے بارے میں عقل یہ کہے کہ کاش اسلام نے اس سے نہیں روکا ہوتا۔

جب بہت سے مذاہب کے زیادہ تر اصولو مبادی کو قبول کرنا مشکل ہوتا ہے اور عقل ان کے بہت سے حقائق کے سامنے حیران وششدر کھڑی رہتی ہے، تو ہم اسلام ہی کو واحد ایسا مذہب پاتے ہیں جو عقل کو احترام کی نظر سے دیکھتا اور اسے غور وفکر کی دعوت دیتا ہے، جہالت وناخواندگی سے روکتا اور اندھی تقلید کی مذمت کرتا ہے۔

۳-اسلام میں دین ودنیا کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے، وہ جسم وروح دونوں کا خیال کرتا ہے، اسلام کے پابند ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کسی خاص ہیئت کے ساتھ انفرادی پہچان بنائی جائے یا زندگی کی پاکیزہ چیزوں کو حرام ٹھہرایا جائے، بلکہ اسلام میں انسان کے لئے یہ ممکن ہے کہ وہ دیندار بھی ہو، ساتھ ہی وہ اپنی عملی زندگی بھی بہتر سے بہتر انداز میں گزارے، بلکہ اعلی منصب تک رسائی اور بڑی بڑی ڈگریاں بھی حاصل کرے۔

۴-اسلام کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ یہ ایک جامع دین ہے، چنانچہ زندگی کے ہر پہلو میں اسلام کا ایک نظام ہے، اور اس میں ہر مشکل کا حل موجود ہے، اسی لئے ہر زمانے میں اور ہر جگہ اسے روبہ عمل لانا اور اسے قبول کرنا ممکن ہے۔

اسلام کے اندر اس طرح کی خاصیت کیسے نہیں ہوسکتی، جب کہ اس دین نے اس طرح کا قانون بنایا ہے اور ایسے اصول وقواعد وضع کیے ہیں جو ہر میدان کے لیے مناسب ہیں، اس کا آغاز قضاء کے احکام ومسائل اور نزاعات کے حل سے ہوتا ہے، خرید وفروخت، تجارتی معاملات کے احکام اور سماجی وازدواجی زندگی کے تعلقات کے نظم ونسق سے گزرتے ہوئے سلام وکلام کے احکام، راستے کے آداب اور انسان کی ذاتیمعمولات کی تنظیم تک پہنچتا ہے جیسے سونا، خورد ونوش اور لباس وپوشاک وغیرہ۔

یہ تمام رہنمائیاں اجمالی شکل میں نہیں ہیں بلکہ مکمل تفصیل کے ساتھ آئی ہیں، جس کے سامنے عقل حیران رہ جاتی ہے، آپ یہ جان لیں کہ اسلام مسلمان کو جوتا پہننے اور اتارنے کی کیفیت تک کی رہنمائی کرتا ہے، اور اسے کھانے، پینے، مصافحہ کرنے اور لین دین میں دائیں ہاتھ کے استعمال کی ترغیب دیتا ہے، جہاں تک ناپسندیدہ امور کی بات ہے (جیسے قضاءِ حاجت) تو ان امور میں بائیں ہاتھ کے استعمال کی تعلیم دیتا ہے۔

جب سونے کا وقت ہوتا ہے تو سونے اور جاگنے کی کیفیت سے متعلق اسلام کی شاندار رہنمائی موجود ہے۔

جب راستے میں دو مسلمان کی ملاقات ہوتی ہے تو اسلام ان دونوں کے مابین سلام کی کیفیت کو بیان کرتا ہے، چنانچہ سوار کو چاہئے کہ وہ (پیادہ) چلنے والے سے سلام کرے، چھوٹا بڑے سے سلام کرنے میں پہل کرے،اور چھوٹی جماعت کو چاہئے کہ وہ اپنے سے بڑی جماعت پر سلام پیش کرے۔

یہ ان بہت سارے احکام کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے جو زندگی کے تمام گوشے کو شامل ہیں اور انہیں منظم کرنے والے ہیں۔

۵-اسلام کی ایک خوبی ہے کہ وہ اپنے تمام احکام میں انسان کے لئے خیر کو بروئے کار لاتا اور اس سے ضرر و نقصان کو دور رکھتا ہے۔ چنانچہ اسلامی احکام کی منفعت انسان کے ساتھ ساتھ اس کے معاشرہ کو بھی پہنچتی ہے۔

مثال کے طور پر اسلام نے شراب اور تمام نشہ آور چیزوں سے روکا ہے، تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام نشہ کی چیزوں کا انسانی عقل و صحت پر بہت بڑا نقصان مرتب ہوتا ہے، آپ نے نشہ خور کی حالت کو دیکھا ہوگا، وہ انسان سے زیادہ دوسری مخلوق کی مشابہت اختیار کر لیتا ہے۔

اگر انسان عقلوں کو زائل کر دینے والی ان منشیات کا استعمال نہیں کرتا تو قتل وخون ریزی، جھگڑے، یا گاڑیوں کے حادثات اور لوٹ مار کے بہت سے معاملے رونما نہیں ہوتے۔

اسلام نے شادی کے بغیر اگر جنسی تعلقات سے روکا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایڈس اور ہلاکت خیز متعدی بیماریوں سے محفوظ رہ سکے،اور معاشرہ اخلاقی گراوٹ اور ماں کی ممتا اور باپ کی تربیت سے محروم لاوارث نسل کی پرورش کی تباہیوں سے بچ سکے، کیوں کہ یہ لوگ معاشرے کے لئے بوجھ اور مصیبت ہوتے ہیں۔

اسلام نے اگر عورتوں کو اجنبی مردوں کو سامنے اپنے حسن کی نمائش سے منع کیا ہے، تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام اسے ایک محفوظ اور بیش بہا موتی کی حیثیت دیتا ہے، نہ کہ وہ کوئی معمولی اور بے قیمت چیز ہو جسے ہر کسی کے سامنے راستوں پر رکھ دیا جائے،اور اس لیے بھی تاکہ اسے ایسے انسانوں کی حیوانیت سے بچا سکے جن کا مقصد صرف اپنی شہوت کی پیاس بجھانا ہوتا ہے۔ گرچہ اس شہوت کی تکمیل کے لئے عورت کی عزت وناموس اور اس کی قیمت و پاکیزگی کو داو پر ہی کیوں نہ لگا پڑ جائے۔

جبکہ اس کے بالمقابل اسلام نے ہر فائدہ مند مشروب کو جائز قرار دیا ہے جس میں کوئی ضرر نہ ہو،اسی طرح میاں بیوی کیے لئے یہ جائز قرار دیا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے لطف اندوز ہوں، ایسا اس لئے کہ وہ شادی کے بندھن میں بندھے ہوتے ہیں،اس لئے خوش وخرم انداز میں خاندانی احاطے کے اندر (اپنی ازدواجی زندگی سے لطف اندوز ہوتے ہیں)۔

خلاصہ یہ ہے کہ اسلام آزادی اور خواہشات (پر قدغن لگانے والا) دین نہیں ہے ،بلکہ ان خواہشات اور آزادیکے لئے ایسے اصول وضابطے وضع کیا ہے جو انسان،اسلامی معاشرہ،اور پوری دینا کے لئے مفید اور کار آمد ہیں۔

٦-اسلام کا ایک روشن پہلو یہ بھی ہے کہ اسلام نے عمدہ اخلاق واطوار اور قابل ستائش آداب کا خاص خیال رکھا ہے اور ظلم وزیادتی اور ہر برے اخلاق سے روکا ہے۔

چنانچہ اسلام محبت،یکجہتی اور رحمت کا دین ہے،اس نے انسان کے تعلق کو اس کے والدین،خوریش واقارب،پڑوسی،دوست واحباب اور تمام لوگوں کے ساتھ منظم اور استوار کیا،اور اپنے ماننے والوں کے دلوں میں سب سے اعلی ترین اخلاق اور سب سے بلند آداب کی بیج بویا ہے۔

اسلام انسان کو صرف اپنے لیے زندگی گزارنے سے روکتا ہے،اور انسان کی یہ تربیت کرتا ہے کہ وہ دیگر افراد کی مدد کرے اور ان کے احساس وجذبات کی رعایت کرے، چنانچہ فقیر ویتیم، معمر اشخاص اور بیوہ عورتوں کے لئے اسلام میں خاص حقوق ہیں، جن حقوق کو مسلمان یہ سمجھ کر ادا نہیں کرتا کہ یہ کمتر چیز ہے،اور نہ ان حقوق کی ادائیگی کے وقت اسے احسان وبرتری کا احساس ہوتا ہے، بلکہ یہ حقوق مسلمان کے لئے واجبی اور لازمی امور ہیں۔

مثلا اسلام میں یہ چیز ایک بڑا گناہ شمار ہوتی ہے کہ انسان شکم سیر ہو کر سوئے، جبکہ اسے یہ معلوم ہو کہ اس کا پڑوسی بھوکا ہے،اسی طرح اسلام یہ بھی جائز نہیں سمجھتا کہ دو شخص آپس میں سر گوشی کریں اس حال میں کہ تیسرا شخص محفل میں ان دونوں کی بات نہ سن رہا ہو۔اس ممانعت کی وجہ تیسرے فرد کے جذبات کا خیال رکھنا ہے۔

اسلام نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ جانور کے ساتھ نرمی کو بھی واجب قرار دیا اور اسے اذیت دینے یا اسے نقصان پہنچانے کو حرام ٹھہرایا۔

اس مسئلے میں اسلامی تعلیمات کی یہ باریکی ہے کہ وہ ذبح کرنے والے کو اس بات سے منع کرتا ہے کہ وہ بکری ذبح کرے اور دوسری بکری (ذبح ہوتے ہوئے) پہلی بکری کو دیکھ رہی ہو، یا اس کے سامنے چاقو تیز کرے، تاکہ وہ اپنے اس عمل سے اسے (خائف وہراساں کرکے) دو مرتبہ اس کی جان نہ لے۔

صدق گوئی، امانت داری، بہادری، فیاضی، حیا اور ایفائے عہد یہ ایسے اخلاق ہیں جن کی اسلام نے بہت زیادہ ترغیب دی ہے، اسی طرح مریضوں کی عیادت، جنازہ کی اتباع، والدین کے ساتھ حسن سلوک، رشتہ داروں سے ملاقات اور پڑوسیوں کی بازپرسی، اور دوسرے لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی کوشش یہ ایسے آداب ہیں جن کی طرف اسلام نے دعوت دی اور ان کا حکم دیا ہے۔

جب کہ اس کے بالمقابل اسلام نے ظلم وزیادتی، کذب بیانی، کبر وغرور، بغض وحسد، دوسروں کا استہزاء، سب وشتم اور خیانت کرنے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے۔

اسلام میں یہ بھی جائز نہیں کہ آپ کسی کے پیٹھ پیچھے اس کی برائی بیان کریں اگرچہ آپ سچے ہوں، اسی طرح اس کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ بخالت اور فضول خرچی کے درمیان اعتدال اور میانہ روی کے ساتھ خرچ کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

اور ایسے وقت میں جہاں بہت سارے معاشرے احساسات وجذبات کی خشکی، مادیت کے طوفان اور خودپسندی کے غلبے کا شکوہ کناں ہیں، اسلام ہی کو ہم ایسا مذہب پاتے ہیں جو ان تمام مشکلات کے لیے مفید علاج پیش کرتا ہے۔

ان تمام وضاحتوں کے بعد: اگر سابقہ باتیں اسلام اور اس کی بعض خوبیوں کے تعلق سے ایک مختصر خلاصہ پیش کرتی ہیں تو اب مناسب ہے کہ یہ یاد دہانی کرائی جائے کہ اسلام واضح دین ہے، اور اسے سمجھنا ہر کسی کے لیے آسان ہے، اسی طرح دین اسلام کے دروازے سب کے لئے کھلے ہوئے ہیں، جو بھی اسے گلے لگانا چاہے اس کے لئے یہ دروازے ہمیشہ وا ہیں۔

اگرچہ اسلام کے تمام احکام کو چند کلمات میں تفصیل کے ساتھ پیش کرنا مشکل ہے تاہم اس کے اہم اصول ومبادی پر مختصر روشنی ڈالنے سے ان لوگوں کے سامنے اس کی صورت مزید واضح ہوسکتی ہے جو اس کی معرفت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

اسلام کے تمام احکام وتعلیمات اہم ہیں، البتہ ان میں سے بھی کچھ احکام زیادہ اہمیت کے حامل ہیں، یہ اہم ترین احکام چھ ہیں جن کا دل سے یقین کرنا واجب ہے، اور پانچ احکام ایسے ہیں جن کا تعلق عمل سے ہے۔

جہاں تک چھ اعتقادی احکام کی بات ہے تو وہ حسب ذیل ہیں:

۱-صرف ایک اللہ پر ایمان لانا جس کا کوئی شریک نہیں۔

ایمان باللہ کا مفہوم یہ ہے کہ انسان یہ ایمان رکھے کہ صرف ایک اللہ ہی دنیا وما فیہا کا خالق ہے، اور وہی تن تنہا اپنی مشیت سے دنیا میں تصرف کرتا ہے، جب بات ایسی ہی ہے تو عبادت کا سزاوار بھی صرف اللہ ہی کی ذات ہے، اور یہ عبادت دراصل اسلام کے احکام وشرائع پر عمل پیرا ہونا ہے، اس اعتقاد کے ساتھ کہ دین اسلام کے علاوہ جو بھی دین ہے وہ باطل دین ہے۔

۲-فرشتوں پر ایمان لانا:

فرشتے اللہ کی مخلوق ہیں، جنہیں ہم دنیا میں نہیں دیکھ سکتے، وہ اللہ کی عبادت بجالاتے ہیں، کبھی بھی اس کی نافرمانی نہیں کرتے، اللہ پاک فرشتوں کو اس دنیا کے بہت سے امور انجام دینے کا حکم دیتا ہے، جیسے جبریل علیہ السلام ہیں، ان کا فریضہ اللہ کی وحی (یعنی اللہ کی بات کو) اللہ سے اس کے نبیوں تک پہنچانا ہے، ان فرشتوں میں میکائیل علیہ السلام ہیں جو بارش برسانے پر مکلف ہیں، اور کچھ فرشتے ایسے ہیں جن کی ذمہ داری بندوں کے اعمال کو شمار کرنا اور انہیں لکھنا ہے تاکہ قیامت کے دن ان کے اعمال کا حساب وکتاب لیا جاسکے، ان امور کے علاوہ بھی بہت ساری ذمہ داریاں ہیں (جن پر فرشتے مکلف ہیں)۔

یہ یقین رکھنا واجب ہے کہ یہ بزرگ وبرتر فرشتے اللہ کے حکم سے ہی تصرف کرتے ہیں، اور وہی کام انجام دیتے ہیں جسے اللہ چاہتا ہے۔

۳-کتابوں پر ایمان لانا:

یہ یقین رکھا جائے کی اللہ نے اپنے بندوں پر کتابیں نازل فرمائی، یہ کتابیں اللہ کا کلام ہیں، جس میں انسانوں کی سعادت اور اللہ کے محبوب اور ناپسند چیزوں کی وضاحت ہے، اور جو فرشتہ نبی تک یہ وحی لیکر آتا ہے وہ جبریل علیہ السلام ہیں، وہ فرشتوں کی صف میں سب سے زیادہ عظمت والے ہیں، اور نبی اس پیغام کو لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔

اللہ کی نازل کردہ کتابیں بہت ہیں، ان میں سے توریت ہے، جسے اللہ نے موسی علیہ السلام پر نازل فرمائی، زبور جسے اللہ نے داود علیہ السلام پر اتارا، انجیل جسے اللہ نے عیسی علیہ السلام کو عطا کیا، اور قرآن کریم جسے اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا۔

یہ یقین رکھنا واجب ہے کہ قرآن ان تمام کتابوں کے لئے ناسخ ہے، مطلب ہے کہ قرآن ہی وہ واحد کتاب ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد عمل کرنا واجب ہے، اس کتاب کے اندر سابقہ تمام کتابوں کی خوبیاں یکجا ہیں، اوران خصوصیات کے علاوہ اس میں اور بھی دیگر امتیازات ہیں (جو سابقہ کتابوں میں نہیں ہیں)۔

آپ کو یہ بھی جاننا چاہئے کہ یہ قرآن اس بات پر دلالت کرنے والی ایک عظیمترین دلیل ہے کہ یہ دین برحق اور منزل من اللہ ہے، چونکہ چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ قبل اس کا نزول ہوا، اور زمانہ نزول سے اب تک اس کے اندر ایک کلمہ میں بھی کوئی غلطی اور تضاد ظاہر نہیں ہوا، اس زمانے میں سائنسی تحقیقات مسلسل ہورہی ہیں، اور ان میں بہت سی انکشافات ایسی ہیں جو قرآن میں صدیوں قبل وارد ہو چکی ہیں۔

نیز اس زمانہ سے اب تک اس کتاب میں نہ کسی طرح کا اضافہ ہوا اور نہ ہی کسی طرح کی کمی آئی ہے، جیسا کہ دوسری کتابوں کے ساتھ ہوا، اسی لیے مشرق اور مغرب کے آخری چھور پر جو قرآن پڑھا جاتا ہے، ان دونوں کے مابین کوئی اختلاف اور فرق نہیں ہے۔

اگر آپ ایک سو سال پرانے مصحف کو دیکھیں گے تو آپ اسے سال رواں میں چھپنے والے مصحف سے ایک حرف بھی مختلف نہیں پائیں گے، اور یہ اللہ کی جانب سے اس کتاب کی حفاظت کی دلیل ہے، جو اس دین کی کتاب ہے جو تمام ادیان کو ختم کرنے والا ہے، قرآن کریم پر لمبی گفتگو کی جا سکتی ہے، لیکن آپ کے لیے یہی جاننا کافی ہے کہ اس کتاب کے اسلوب، دلوں پر اسکی اثر انگیزی اور غیبی امور کے متعلق اخبار کے اعتبار سے مطلق طور پر اس کی کوئی نظیر و مثال نہیں۔

۴۔رسولوں پر ایمان لانا:

ایمان بالرسل کا مطلب ہے کہ انسان یہ یقین رکھے کہ اللہ نے کچھ ایسے انسانوں کا انتخاب کیا جو سب افضل ترین لوگ ہیں، ان کے اوپر اپنی وحی نازل فرمائی، اور لوگوں تک اپنے دین کی تبلیغ کا انہیں حکم دیا، رسولوں کی تعداد بہت زیادہ ہیں، ان

میں سے بعض یہ ہیں: نوح، ابراہیم، داود، سلیمان، لوط، یوسف، اور موسی علیہم الصلاۃ والسلام، ان کے علاوہ بھی بہت سارے معزز رسول ہیں۔ علیہم الصلاۃ والسلام۔

ان رسولوں کی فہرست میں عیسی بن مریم علیہ السلام بھی ہیں جن کے تعلق سے یہ ایمان رکھنا واجب ہے کہ وہ ایک برگزیدہ رسول ہیں، اور وہ افضل ترین رسولوں میں سے ایک ہیں، چنانچہ ان کی نبوت پر ایمان رکھنا، ان کی محبت کو تسلیم کرنا اور ان کا احترام بجالانا واجب ہے، جو ان سے بغض و نفرت رکھے، یا ان کی نبوت پر ایمان نہ لائے، تو اسلام میں ایسے شخص کا کوئی حصہ اور حق نہیں ہے، نیز یہ اعتقاد رکھنا بھی واجب ہے کہ اللہ نے انہیں ماں (کے بطن) سے بغیر باپ کے پیدا کیا، اس طور پر کہ اللہ نے فرشتہ بھیجا اور فرشتہ نے مریم کے بطن میں پھونک مارا، تو اس سے عیسی علیہ السلام وجود میں آئے، اس کی تصدیق کرنے میں کوئی بھی مسلمان اپنے دل میں حرج محسوس نہ کرے، کیوں کہ اللہ پاک ماں کے بطن سے بغیر باپ کے عیسی علیہ السلام کو پیدا کرنے سے عاجز نہیں ہے۔ جس طرح بغیر ماں باپ کے اللہ تعالی آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے سے عاجز نہیں تھا۔

ان تمام باتوں سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ عیسی علیہ السلام ایک برگزیدہ رسول ہیں، نہ وہ اللہ اور نہ ہی اللہ کے بیٹے ہیں۔

عیسی علیہ السلام اپنے بعد آنے والے نبی کی بشارت لے کر آئے اور وہ محمد بن عبد اللہ علیہ الصلاۃ والسلام ہیں۔ جن پر اللہ نے رسولوں کا سلسلہ ختم کیا، چنانچہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں آنے والا۔

یہ رسول (محمد بن عبد اللہ علیہ الصلاۃ والسلام) جنہیں اللہ نے ۱۴ سو سال قبل مبعوث فرمایا، آپ کی بعثت کے بعد سے قیامت تک آنے والے تمام لوگوں پر آپ پر اور آپ کی رسالت پر ایمان لانا اور آپ کے حکم کردہ یا منع کردہ امور میں آپ کی اطاعت کرنا واجب ہے۔

وہ تمام لوگ جو اس رسول کی سیرت و تاریخ سے واقفیت رکھتے ہیں ان کا اس بات پر اجماع ہے کہ آپ عظیم شخصیت کے مالک ہیں، اللہ نے آپ کو اچھے اخلاق اور اچھے اوصاف کا حامل بنایا، جو آپ کے بعد یا آپ سے قبل کسی شخص میں نہیں ملتے، آپ کی شخصیت پر لکھی گئی تحریر سے معمولی واقفیت بھی میری اس بات کی تائید کے لئے کافی ہے۔

اسی طرح اللہ نے آپ کو آپ کی نبوت کی صداقت کے لیے ایسے دلائل و براہین سے نوازا جن سے واقف ہونے کے بعد آپ کی نبوت میں شک وشبہ کرنا عقلی طور پر ناممکن ہو جاتا ہے۔

جو شخص نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے ہونے پر ایمان نہیں لائے باوجود اس کے کہ اللہ نے آپ کو بے پناہ دلائل و براہین سے نوازا، تو ایسے شخص کے لیے دیگر انبیاء کی نبوت کو ماننے کا دعوی کرنا مطلق طور پر ناممکن ہے۔

۵-آخرت کے دن پر ایمان لانا:

اس حتمی عقیدہ کے ساتھ کہ ہم جس زندگی کو گزار رہے ہیں اس زندگی کے بعد ایک دوسری زندگی بھی ہے جو پہلی زندگی سے زیادہ کامل ہے، جہاں بدلہ، نعمتیں اور سزا وعقاب ملنے والے ہیں، جہاں تک نعمت کی بات ہے تو وہ ایسے گھر میں ملے گی جس کا نام جنت ہے، اور جہاں تک سزا وعذاب کی بات ہے تو وہ ایسی جگہ ہو گا جس کا نام جہنم ہے، جس نے دین اسلام کو تسلیم کیا اور اس پر عمل پیرا ہوا اس کی منزل جنت ہے جس میں مختلف قسم کی ایسی نعمیتیں اور سعادت میسر ہوں گی، کہ دل میں جن کا خیال بھی نہیں آسکتا، دنیا کی تمام نعمتیں جنت کی ایک نعمت کے برابر بھی نہیں ہو سکتیں، چنانچہ جو جنت میں داخل ہو گا وہ ہمیشہ ہمیش جنت کی نعمتوں سے محظوظ ہوتا رہے گا کیوں کہ جنت میں موت نام کی کوئی چیز نہیں ہو گی۔

جہاں تک اس شخص کی بات ہے جس نے دین اسلام کو تسلیم نہیں کیا اور اس کے احکام کی خلاف ورزی کی، ایسے شخص کا ٹھکانہ جہنم ہے، جس میں آگ اور مختلف قسم کا ایسا عذاب ہے، کہ دل میں جس کا خیال بھی نہیں آسکتا، دنیا کی تمام آگ اور دنیا کے تمام قسم کے عذاب جہنم کے ایک عذاب کی برابری نہیں کر سکتا، اس زندگی کے بعد حساب وکتاب اور نعمت وعذاب کا معاملہ عقل کے میزان پر قابل قبول ہے، اس لیے کہ یہ ناممکن ہے کہ یہ دنیا اپنی تمام تر موجودات کے ساتھ وجود پذیر ہو پھر اس کا خاتمہ ہو جائے اور اس کے بعد کچھ بھی نہ ہو! کیوں کہ (اگر ایسا ہوا تو) یہ ایک بے کار عمل ہو گا، اور ہمارا رب (جو پیدا کرنے والا اور پاک ذات ہے) اس سے بری اور پاک ہے۔

۶-تقدیر پر ایمان لانا:

یہ یقین رکھا جائے کہ اس دنیا میں جو بھی حرکات وسکنات ہورہے ہیں وہ سب اللہ کے علم اور مشیئت سے ہورہے ہیں، وہی چیز وقوع پزیر ہوتی ہے جسے اللہ چاہتا ہے، جس میں اللہ کی مشیئت نہیں ہوتی وہ وجود میں نہیں آتا، اللہ نے کتاب عظیم (یعنی لوح محفوظ) میں وہ تمام چیزیں لکھ دی ہے جو اس دنیا میں واقع ہونے والی ہیں۔

اسی طرح تقدیر پر ایمان لانے میں یہ اعتقاد بھی شامل ہے کہ اللہ ہر چیز کا خالق ہے۔

جہاں تک اسلام میں پانچ اہم عملی امور کی بات ہے تو وہ حسب ذیل ہیں:

۱-انسان ایک ایسا جملہ کہے جو اسلام میں داخل ہونے کی کنجی ہے اور وہ انسان اور اس کے رب کے درمیان یہ عہد وپیان ہے کہ اس دین پر قائم ہے، اور وہ جملہ ہے "أشھد أن لاإلہ إلا اللہ وأشھد أن محمدا رسول اللہ" (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود حقیقی نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں)۔

اس جملہ کا مطلب ہے اقرار واعتراف کرنا اور صرف اللہ کی عبادت کو لازم پکڑنا، اور یہ اقرار کرنا کہ دین اسلام ہی برحق دین ہے، اور وہ معبود جو عبادت کا مستحق ہے وہ صرف اللہ کی ذات ہے، اس کے علاوہ تمام معبود اور اسلام کے علاوہ تمام ادیان باطل ہیں، اسی طرح یہ اقرار کرنا کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، اور آپ کے تمام فرمودات کی تصدیق اور پیروی کی جائے۔

۲-نماز:

نماز مخصوص اقوال وافعال اور دعاؤں سے عبارت ہے جو خاص ہیئت کے ساتھ ادا کی جاتی ہے، دن بھر میں پانچ مرتبہ اس کی ادائیگی ہوتی ہے، اور یہ زیادہ لمبا وقت نہیں لیتی بلکہ ایک وقت کی نماز کی ادائیگی میں پانچ منٹ لگتا ہے۔

نماز بندہ اور اس کے رب کے درمیان تعلق کا نام ہے، اور اس میں مسلمان، اعتماد واطمینان اور دلی سکون محسوس کرتا ہے۔

۳-زکاۃ:

زکاۃ یہ ہے کہ مالدار مسلمان اپنے مال میں سے معلومی حصہ ہر سال غریبوں کو دے، اور وہ اس کے مال کا صرف رُبع عُشر (یعنی ڈھائی فیصد) ہے، وہ ایک معمولی مقدار ہے، لیکن یہ مسلم سماج کو باہمی محبت اور آپسی رحمت وشفقت کا مظہر وپیکر بنادیتی ہے،

اوراس سے معاشرہ میں رہنے والوں کے مابین اخوت وبھائی چارگی، شفقت ومہربانی اور محبت کے معانی ومفاہیم عام ہوجاتے ہیں۔

میں اپنی سابقہ باتوں کو پھر ذکر کررہاہوں کہ زکاۃ کی ادائیگی مالداروں پر لازم ہے، غریبوں پر یہ زکاۃ واجب نہیں۔

۴-روزہ:

ہر سال رمضان کے مہینے میں طلوع فجر سے غروب آفتاب تک انسان کا کھانے پینے اور بیوی کے ساتھ مباشرت کرنے سے رکے رہنے کا نام روزہ ہے۔

بیمار، مسافراور بعض معذورافراد کورخصت دے گئی ہے، چنانچہ رمضان میں ان حضرات کے لئے کھاناپینا جائزہے، لیکن اس کے بدلے عذرختم ہونے کے بعد سال کے کسی بھی وقت میں چھوٹے ہوئے ایام کے روزے رکھناان پر واجب ہے۔

روزہ کے بہت سے جسمانی، نفسیاتی اور معاشرتی فائدے ہیں، جیسے بعض اوقات کے لئے نظام ہاضمہ کو سکون ملتاہے، اسی طرح مسلمان کو روحانی رفعت وبلندی اور اخلاقی اعتدال کا احساس ہوتاہے، اوراس کے اندراپنے غریب وفقیر بھائیوں کے تئیں احساس اجاگر ہوتاہے جن کے پاس پورے سال کفایت بھر کھانے پینے کا سامان مہیا نہیں ہوتا، چنانچہ نفس کے اندرتواضع پیداہوتاہے اورانہیں تعاون پیش کرنے میں جلدی کرتاہے۔

۵-حج:

حج مکہ میں خاص عبادتوں کوانجام دینے کا نام ہے، اور یہ زندگی میں ایک بار واجب ہے، جس کے پاس(حج کے اخراجات) نہیں ہو یا جو مریض ہو وہ ترکِ حج میں معذورمانا جائے گا۔

حج کے عظیم فائدے ہیں جیسے زمین کے مختلف گوشوں سے لوگوں کا ایک جگہ اکھٹاہونا، آپس میں ایک دوسرے سے متعارف ہونا، اورآپس میں محبت کو عام کرنا، حج کے سائے تلے ایمانی فضامیں زندگی گزارنے کے سبب مسلمان اپنےاندر نفس کی پاکی اوراخلاق کی آراستگی کو پاتاہے، جوکہ مذکورہ فوائد کے علاوہ ہے۔

ان تمام توجیہات کے بعد۔

اسلام کے مختصر تعارف کی وضاحت کے لیے شاید سابقہ باتیں کافی ہوں گی۔

اے وہ لوگو! جو اب تک حلقہ بگوش اسلام نہیں ہوئے، میں آپ کو دعوت دیتا ہوں۔۔۔ آپ سچے اور مشفق و مہربان دل کی آواز سنیں، اپنے نفس کا تدارک کریں، قبل اسکے کہ موت آپ کو اچانک آدبوچے، اور آپ کی موت اسلام کی بجائے (کسی اور مذہب) پر ہو، جس کے نتیجے میں آپ کو بہت بڑے نقصان کا سامنا کرنا پڑے۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ اسلام کی بجائے (کسی اور مذہب) پر مرنے کا کیا مطلب ہوتا ہے؟اس کا مطلب ہے کہ آپ جہنم میں جائیں گے، اور اس میں ہمیشہ ہمیش عذاب سے دوچار ہوں گے جس کی کوئی انتہا نہیں، اسی طرح اللہ نے اسلام کی بجائے (کسی اور مذہب) پر فوت پانے والے ہر شخص کو یہ وعید سنائی ہے، آپ کیوں اس طرح کے سنگین معاملہ میں پڑ کر اپنے آپ کو خطرات سے دوچار کرتے ہیں؟

میں آپ سے ایک سوال کرتا ہوں آپ صدق دل سے اس کا جواب دیں: اگر آپ اسلام قبول کر لیں گے تو آپ کو کیا نقصان پہنچے گا؟ہاں۔۔۔ آپ کے اسلام لانے سے آپ کا کیا نقصان ہو گا؟

اگر آپ نے اسلام کو گلے لگایا، تو آپ کی معمولات زندگی بھی جاری رہیں گی، لیکن وہ زندگی مزید پاکیزہ، خوش بخت اور منظم ہو جائے گی، اور موت کے بعد بڑی سعادت اور ابدی نعمت آپ کی منتظر ہو گی۔

اگر آپ کو اسلام کے درست مذہب ہونے کا یقین ہو گیا ہو، لیکن آپ اس بات سے خوف کھاتے ہوں کہ اسلام قبول کرنے کی وجہ سے آپ ان تمام لذات سے محروم ہو جائیں گے جنہیں چھوڑنا آپ کے لیے ممکن نہیں، تو وقتی لذت اور ہمیشہ رہنے والی نعمت ولذت کے مابین آپ کے لیے یہ مقارنہ کرنا ضروری ہے کہ ان میں سے کسے ترجیح دینا اہم ہے؟ نیز آپ کے لئے یہ بھی ممکن ہے کہ اسلام قبول کر لیں اور تدریجی طور پر ان وقتی لذتوں کو ترک کرنے کو شش کریں، اگر آپ سچے دل سے اللہ کو پکاریں گے تو ان وقتی لذتوں کو ترک کرنے میں اللہ آپ کا تعاون کرے گا۔

برائی کی بدترین حالت یہ ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد بھی اگر آپ ان وقتی لذتوں سے لطف اندوز ہوتے رہیں تو آپ ایک خطاکار یا کوتاہ مسلمان شمار کیے جائیں گے، اور یہ مسلمان نہ ہونے سے بہتر ہے۔

اسلام کو گلے لگانے کی راہ میں آپ کی شخصیت کی کمزوری، فیصلہ نہ لینے کی صلاحیت، یا کسی کے اعتراض اور استہزاء کا ڈر رکاوٹ بن رہا ہو تو آپ یہ ذہن نشین کرلیں کہ یہ صرف اوہام ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں، آپ ہی پہلے وہ غیر مسلم شخص نہیں جنہوں نے اسلام قبول کیا ہے بلکہ آپ کے علاوہ بھی بہت سارے لوگ ہیں جنہوں نے یہ فیصلہ لیا، ان کی زندگی رائیگاں نہیں ہوئیں، اور نہ ہی انہیں کوئی نقصان ہوا اور نہ ندامت ہوئی، نیز کیا یہ معقول بات ہے کہ کسی کے اعتراض یا استہزا یا سرزنش کی وجہ سے آپ اپنے آپ کو، اور نفس کی دنیوی واخری سعادت وخوش بختی کو قربان کردیں؟

یہ موضوع تقاضہ کرتا ہے کہ اس پر آپ خوب غور وخوض کریں، آپ سے میں آخری بات یہی کہوں گا کہ: آپ اپنے آپ کو خسارے سے بچائیں۔

میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ آپ کو حق کی ہدایت ور ہنمائی سے سرفراز کرے، ان کلمات کو لکھنے والا آپ کا خیر اندیش ہے۔

ڈاکٹر صالح بن عبدالعزیز سندی